

توفیق فہم و علم کی دعا

حضرت مسیح موعود دعا کرتے ہیں۔

ترجمہ: اور سوائے اللہ کے فضل کے مجھے کوئی توفیق اور طاقت نہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما اور اپنے حضور سے ہمیں راستے کا فہم عطا فرما اور اپنے پاس سے ہمیں خاص علم سمجھا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 7)

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 4 دسمبر 2012ء، 19 محرم 1434 ہجری 4 فرج 1391 شمس جلد 62-97 نمبر 279

اعزاز

✽ مورخہ 20 نومبر 2012ء کو یونیورسل چلڈرن ڈے کے موقع پر وزیر اعظم ہاؤس میں منعقدہ تقریب میں مہمان خصوصی بلاول بھٹو زرداری چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی نے عزیزہ ستارہ بروج اکبر بنت مكرم محمد اکبر بھٹو صاحب کو ٹیلیفون ایوارڈ اور کیش پرائز دیا۔ اس ٹیلیفون ایوارڈ پر عزیزہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اولیول امتحان پاس کر کے ورلڈ ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اسی طرح نظریہ پاکستان کونسل (ٹرسٹ) اسلام آباد کی طرف سے پاکستان کا نام روشن کرنے پر سید نیر حسین بخاری چیئرمین سینٹ آف پاکستان نے عزیزہ کو این پی سی گولڈ میڈل 2012ء سے نوازا تھا۔ اس کے علاوہ میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب، الطاف حسین قائد ایم کیو ایم اور یو کے میں پاکستانی سفارت خانے کے عملہ نے اپنی دلی مبارکباد بھجوائی ہے اور عزیزہ کو پاکستان کیلئے قابل فخر قرار دیا ہے۔ عزیزہ مكرم چوہدری محمد انور بھٹو صاحب مرحوم کی پوتی، مكرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب مرحوم سینئر ہیڈ ماسٹر کی نواسی اور مكرم چوہدری تنویر احمد مہر صاحب مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ کی بھانجی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ماہر امراض جلد کی آمد

✽ مكرم ڈاکٹر عبدالرفیق مسیح صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹو فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رفقاء حضرت مسیح موعود کا کامل یقین، آپ کی کتب کی تاثیرات اور خوابوں کے ذریعہ آپ کی سچائی ظاہر ہونے کے واقعات

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا

حضرت میاں محمد الدین صاحب نے کہا کہ براہین احمدیہ نے میرے اندر انقلاب پیدا کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 نومبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان فرمائے جن سے رفقاء کا آپ پر کامل یقین، رفقاء پر حضرت مسیح موعود کی کتب کا اثر، انہیں پڑھ کر رفقاء کرام کے دل میں آپ کی سچائی ظاہر ہونا اور اسی طرح خدا تعالیٰ کا خوابوں کے ذریعہ راہنمائی فرمانے کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میری بھانجی بھانجی بھانجی نے حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول سے دوائی لینے کا ارشاد فرمایا۔ مگر میرے اصرار پر کہ آپ ہی دوائی دیں، ایک نسخہ تجویز فرمایا۔ جب خلیفہ اول سے اس نسخہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ نسخہ اس مریض کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اگر میں یہی دوائی ایسے مریض کو دوں تو وہ فوراً مر جائے مگر یہ نسخہ چونکہ حضور کا ہے اس لئے یہ لڑکی ضرور صحتیاب ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ لڑکی دو تین دن میں ہی صحتیاب ہو گئی۔ حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیری بیان فرماتے ہیں کہ ہمارا سارا کنبہ ہی طاعون کی بیماری میں مبتلا تھا دعا کی درخواست کی تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ استغفار پڑھا کریں۔ چنانچہ ہم نے استغفار پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اچھے ہو گئے۔ حضرت میاں شریف صاحب فرماتے ہیں کہ جمال الدین صاحب سیکھوانی کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا، انہوں نے حضرت مسیح موعود کے الہام کہ ”بادشاہ تیرے پٹروں سے برکت ڈھونڈیں گے“ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت اقدس کی پگڑی کا پلہ آنکھوں پر پھیرا تو آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ کہتے ہیں مجھے بھی آنکھوں میں مکرے تھے میں نے بھی پلہ اپنی آنکھوں میں پھیرا اور وہ اچھی ہو گئیں۔

حضرت میاں محمد الدین صاحب ولد میاں نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ نے میرے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیا اور حضرت مسیح موعود نے ایمان ثریا سے اتار کر میرے دل میں داخل کیا۔ میں نے 5 جون 1895ء میں بیت مبارک کی چھت پر بالا خانے کے دروازے کی چوکھٹ کے شرقی بازو کے ساتھ حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت میاں محمد الدین صاحب ہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود کو بیت مبارک کے محراب میں چھت پر آپ کو دبا ہوا تھا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ میں علم دین سے ناواقف ہوں اور مولوی لوگ مجھے تنگ کریں گے، میں کیا کروں گا اور حضرت اقدس سے پوچھنے سے بھی شرم کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے میری طرف منہ فرمایا اور بلند لہجے اور رعب ناک انداز سے فرمایا کہ میں کانپ گیا۔ فرمایا کہ ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ کہتے ہیں پھر میں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجے میں تم علم پڑھو گے، سو جب مولوی سکندر علی ہمارے گاؤں میں آگئے تو ان سے میں نے اور نواب دین اور دوسرے لوگوں نے قرآن مجید اور کچھ اور کتابیں بھی پڑھیں تو اس طرح حضور کا فرمانا پورا ہو گیا۔ حضرت فضل دین صاحب کی بیعت کا واقعہ حضور انور نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ متعدد خوابوں کے ذریعہ آپ پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں جلسہ مذاہب مہو سوا اور براہین احمدیہ ہر چہا حصہ پڑھیں تو معاً میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ ایسی کتب پہلے کبھی نہیں لکھی گئیں۔ حضور انور نے آخر پر مكرم چوہدری نصرت محمود صاحب ابن مكرم چوہدری منظور احمد صاحب آف امریکہ کی کراچی میں راہ مولیٰ میں قربانی پر مرحوم کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ اور نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہر احمدی کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ مزید فرمایا کہ ان دنوں دعاؤں پر بہت زور دیں۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ اور عظمت شان کے بارہ میں بعض غیروں کے اعترافات کا تذکرہ

اللہ کرے کہ دنیا اس عظیم ترین انسان کے مقام کو سمجھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکے

دنیا کے نجات دہندہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہر حقیقت پسند منصف اور سچے غیر مسلم کا بھی یہی بیان ہوگا

پہلے انبیاء کی سچائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی ثابت ہوتی ہے اور آپ کے ذریعہ سے ہی ثابت ہوتی ہے

مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب ابن مکرم خواجہ منظور احمد صاحب آف سرگودھا کی شہادت، مکرمہ صاحبزادی امۃ السمع صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مکرم چوہدری خالد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 اکتوبر 2012ء بمطابق 5 اہاء 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سے خالی دل لئے ہوئے ہیں یا آپ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو جانتے ہی نہیں اور اس کے لئے کوشش کرنی بھی نہیں چاہتے۔ پس دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے آگاہی دینا بھی ہمارا کام ہے۔ اس کے لئے ہر قسم کا ذریعہ ہمیں استعمال کرنا چاہئے۔ اس کے بارے میں پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

بعض لوگوں کی فطرت ایسی ہوتی ہے یا دنیا میں ڈوب کر ایسے بن جاتے ہیں کہ ان پر دنیا داروں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ دنیا دار اگر کوئی بات کہہ دے تو ماننے کو تیار ہو جاتے ہیں یا ان پر اپنے لوگوں کی باتوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک مسلمان سے سنیں۔ اگر ان کے اپنے لوگ کہیں تو بعض دفعہ اُس پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے اپنے لوگوں کے، مشہور لوگوں کے جو کتابیں لکھنے والے ہیں، سکرلز ہیں، رائٹرز ہیں، ان کے تاثرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں ایسے لوگوں تک پہنچانے چاہئیں۔

اس وقت میں ایسے ہی کچھ لوگوں کی تحریریں پیش کروں گا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متاثر ہو کر، آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے بارے میں لکھا ہے۔ ان میں سے بعض مخالفین بھی تھے اور مخالفت میں بڑھے ہوئے تھے لیکن حقیقت لکھنے پر مجبور ہوئے۔

George Sale ایک مصنف ہیں جنہوں نے انگریزی ترجمہ قرآن (The Koran) میں To the reader کے عنوان سے ایک باب لکھا ہے۔ یہ اسلام کے بارے میں کوئی ہمارے حق میں نہیں ہیں۔ اسی طرح ایک مصنف سپین ہیمس (Spanhemius) ہے۔ وہ بھی اسلام کا کافی مخالف ہے۔ لیکن اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بعض باتیں کہی ہیں اور یہ اس کے بارہ میں لکھتا ہے کہ یہ تو نیک آدمی ہے۔ وہ نیک تو بہر حال نہیں ہے لیکن کم از کم انصاف لکھنے پر مجبور تھا۔ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارہ میں جو لکھا ہے یہ اُس کے حوالے سے لکھا ہے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ:

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے، شکل میں نہایت خوبصورت، فہیم اور دُور رس عقل والے۔ پسندیدہ و خوش اطوار۔ غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع۔ دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال و شجاعت۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدائے تعالیٰ کے نام کا نہایت ادب و احترام کرنے والے تھے۔ جھوٹی قسم کھانے والوں، زانیوں، سفاکوں، جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچوں اور جھوٹی گواہی دینے والوں کے خلاف نہایت سخت تھے۔ بردباری، صدقہ و خیرات، رحم و کرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد و تعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔“

(The Koran by George Sale, Gent, Fifth Edition, Philadelphia; J.B.

Lippincott & Co 1860, page iv-ivv)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ“ (یعنی جو واقعات و حالات آپ کو پیش آئے) ”کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اُس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آنکر کیا کیا؟ تو انسان وجد میں آکر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ فرمایا ”میں سچ کہتا ہوں، یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا کیا۔ ورنہ کیا بات تھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے مخصوص فرمایا گیا (-) (الاحزاب: 57)۔“ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی درود و سلام بھیجو نبی پر فرمایا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدائیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ ہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 421، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) فرمایا: ”اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے“ (یعنی حد لگانے کے لئے) ”کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ قول سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔“ (ہر قسم کی حدود سے بالاتھی۔) ”اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 24، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ مومن کا کام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو جب پڑھے، آپ کے اُسوۂ حسنہ کو جب دیکھے تو جہاں اس پر عمل کرنے اور اسے اپنانے کی کوشش کرے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے کہ اس حسن اعظم نے ہم پر کتنا عظیم احسان کیا ہے کہ زندگی کے ہر پہلو کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق عمل کر کے دکھا کر اور ہمیں اس کے مطابق عمل کرنے کا کہہ کر خدا تعالیٰ سے ملنے کے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معیار حاصل کرنے کے راستے دکھادیئے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری کا احساس مومنین میں پیدا کیا جس سے ایک مومن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔ یہ سب باتیں تقاضا کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہوئے ہم دنیا کو بھی اس تعلیم اور آپ کے اُسوۂ حسنہ سے آگاہ کریں۔ آپ کے حسن و احسان سے دنیا کو آگاہ کریں۔

جب بھی غیروں کے سامنے آپ کی سیرت کے پہلو آئے تو وہ لوگ جو ذرا بھی دل میں انصاف کی رتق رکھتے تھے، وہ باوجود اختلافات کے آپ کی سیرت کے حسین پہلوؤں کی تعریف کے بغیر نہیں رہ سکے۔ آج کل اسلام کے مخالفین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو انصاف

Justinian کی وفات کے چار سال بعد 569 عیسوی میں مکہ میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جس نے تمام شخصیات میں سب سے زیادہ بنی نوع انسان پر اپنا اثر چھوڑا اور وہ شخص محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے بعض یورپین لوگ جھوٹا کہتے ہیں..... لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایسی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے کئی قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا۔ وہ ایک تبلیغ کرنے والے سپاہی تھے۔ ممبر فصاحت سے پُر ہوتا (یعنی جب تقریر فرماتے) میدان میں اترتے تو بہادر ہوتے۔ اُن کا مذہب صرف یہی تھا کہ خدا ایک ہے۔ (مذہب کا خلاصہ ایک ہی تھا کہ خدا ایک ہے)..... اس سچائی کو بیان کرنے کے لئے انہوں نے نظریاتی بحثوں کو اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے پیروکاروں کو صفائی، نماز اور روزہ جیسے امور کی تعلیم دیتے ہوئے اُن کی معاشرتی حالتوں کو عملی رنگوں میں بہتر بنایا۔ اُس شخص نے صدقہ و خیرات کو باقی تمام کاموں پر فوقیت دی۔“

(History of the Intellectual Development of Europe by John William Draper M.D., LL.D., New York: Harper and Brothers, Publishers, Franklin Square 1863, page 244) اس حقیقت پر سب پھر ایک مشہور مستشرق ہیں William Montgomery اپنی کتاب Muhammad at Madinah میں لکھتے ہیں کہ:

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں، اتنا ہی آپ کی کامیابیوں کی وسعت کو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ اُس وقت کے حالات نے آپ کو ایک ایسا موقع فراہم کیا جو بہت کم لوگوں کو ملتا ہے۔ گویا آپ اُس زمانے کے لئے موزوں ترین انسان تھے۔ اگر آپ کے پاس دورانِ مدنی، حکومت کرنے کی انتظامی صلاحیتیں، توکل علی اللہ اور اس بات پر یقین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے، نہ ہوتا تو انسانی تاریخ میں ایک اہم باب رقم ہونے سے رہ جاتا۔ مجھے امید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق یہ کتاب ایک عظیم الشان ابن آدم کو سمجھنے اور اُس کی قدر کرنے میں مدد کرے گی“ (William Montgomery Watt, Muhammad at Madinah, Oxford at the Clarendon Press 1956, pp. 335)

یہ اس سوانح نویس کی شہادت ہے جو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں مثبت رویہ نہیں رکھتا۔ پھر مشہور عیسائی مؤرخ Reginald Bosworth Smith لکھتا ہے کہ ”مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنری حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ پوپ تھے مگر پوپ کی طرح ظاہر داریوں سے پاک۔ آپ قیصر تھے مگر قیصر کے جاہ و حشمت سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اُس نے باقاعدہ فوج کے بغیر، محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن اور انتظام قائم رکھا تو وہ صرف حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ کو اس ساز و سامان کے بغیر ہی سب طاقتیں حاصل تھیں۔“

پھر Bosworth Smith اپنی کتاب محمد اینڈ محمدن ازم (Muhammed and Muhammedanism) میں لکھتے ہیں کہ:

”آپ کے مشن (یعنی نبوت و رسالت) کو سب سے پہلے قبول کرنے والے وہ لوگ تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح جانتے تھے۔ مثلاً آپ کی زوجہ، آپ کا غلام، آپ کا چچا زاد بھائی اور آپ کا پرانا دوست، جس کے بارے میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا تھا کہ اسلام کے داخل ہونے والوں میں سے وہ واحد انسان تھا جس نے کبھی اپنی پیڑھی نہیں موڑی تھی اور نہ ہی وہ کبھی پریشان ہوا تھا۔ عام پیغمبروں کی طرح حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسمت معمولی نہ تھی کیونکہ آپ کی عظمت کا انکار کرنے والے صرف وہی لوگ ہیں جنہیں آپ کی ذات کا صحیح علم حاصل نہیں تھا۔“

(Muhammed and Muhammedanism by R. Bosworth Smith, Smith Elder and Co. 1876, page 127)

پھر Bosworth ہی آگے لکھتے ہیں کہ:

”وہ رسوم و رواج جن سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے منع فرمایا، نہ صرف آپ نے ان کی ممانعت فرمائی بلکہ اُن کا مکمل طور پر قلع قمع کر دیا۔ جیسے انسانی قربانیاں (یعنی انسانوں کو قربان کرنا) چھوٹی بچیوں کے قتل، خونی جھگڑے، عورتوں کے ساتھ غیر محدود شادیاں، غلاموں کے ساتھ نہ ختم ہونے والے ظلم و ستم، شراب نوشی اور جوا بازی۔ (اگر آپ ایسا نہ کرتے تو) یہ سلسلہ بلا روک ٹوک عرب اور اس کے ہمسائے ملکوں میں جاری رہتا۔“ (اور آپ نے ان سب کو ختم کر دیا) (ایضاً صفحہ 125)

پھر یہی آگے لکھتا ہے کہ:

”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے مقصد کی سچائی اور نیکی میں عمیق ترین ایمان رکھ کر جو کچھ کیا تھا، کوئی دوسرا شخص اس میں گہرے یقین کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔“ (یہ گہرا ایمان اور یقین جو تھا، وہ آپ کو اپنے مقصد کے بارے میں، اپنے دعویٰ کے بارے میں، اپنا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے بارے میں تھا، جیسا کہ یہ انقلاب آیا۔) وہ کہتا ہے کہ ”آپ کی زندگی کا ہر واقعہ آپ کو ایسا حقیقت پسند اور پُر جوش انسان ثابت کرتا ہے جو اپنے مسلمہ

اور یہ سب کچھ لکھنے کے باوجود وہ بعض جگہ جا کے آپ پر الزام تراشی بھی کرتا ہے۔

پھر ایک مصنف سٹینلی لین پول (Stanley Lane-Pool) ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ آپ کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے تو اُن سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور ایسا پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔

(The Speeches and Tablets of the Prophet Mohammad by Stanley Lane-Pool, Macmillan and Co. 1882, page xlvi-xlvii)

The Outline of History کے مصنف ہیں پروفیسر ایچ جی ویلز (H.G. Wells)۔ یہ کہتے ہیں کہ ”پیغمبر اسلام کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ کو سب سے زیادہ جانتے تھے، وہی آپ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔..... حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہرگز جھوٹے مدعی نہ تھے۔..... اس حقیقت پر انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور باعظمت صفات موجود ہیں۔..... پیغمبر اسلام نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔“

(The Outline of History by H.G. Wells, part II)

پھر دی لیسلی اولیور (De Lacy O'Leary) اپنی کتاب اسلام ایٹ دی کراس روڈز (Islam at the Cross roads) میں لکھتا ہے کہ:

”تاریخ نے اس بات کو کھول کر رکھ دیا ہے کہ شدت پسند مسلمانوں کا دنیا پر فتح پالینا اور تلوار کی نوک پر متبوضہ اقوام میں اسلام کو نافذ کر دینا تاریخ دانوں کے بیان کردہ قصوں میں سے فضول ترین اور عجیب ترین قصہ ہے۔“ (Islam at the Cross Roads by De Lacy O'Leary, London 1923 p.8)

یعنی یہ جو تاریخ دان لکھتے ہیں ناں کہ تلوار کی نوک پر فتح پائی۔ کہتا ہے یہ قصے فضول ترین قصے ہیں۔

پھر مہاتما گاندھی ایک جریڈ Young India میں لکھتے ہیں کہ:

”میں اُس شخص کی زندگی کے بارے میں سب کچھ جانتا چاہتا تھا جس نے بغیر کسی اختلاف کے لاکھوں پر حکومت کی۔ اُس کی زندگی کا مطالعہ کر کے میرا اس بات پر پہلے سے بھی زیادہ پختہ یقین ہو گیا کہ اسلام نے اُس زمانے میں تلوار کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں جگہ نہیں بنائی بلکہ اس پیغمبر کی سادگی، اپنے کام میں لگن رہنے کی عادت، انتہائی باریکیوں کے ساتھ اپنے عہدوں کو پورا کرنا اور اپنے دوستوں اور پیروکاروں کے ساتھ انتہائی عقیدت رکھنا، بیباک و بے خوف ہونا اور خدا کی ذات اور اپنے مشن پر کامل یقین ہونا، اُس کی یہی باتیں تھیں جنہوں نے ہر مشکل پر قابو پایا اور جو سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ جب میں نے اس پیغمبر کی سیرت کے متعلق لکھی جانے والی کتاب کی دوسری جلد بھی ختم کر لی تو مجھ پر اس کتاب (سیرت کے بارے میں جو بھی کتاب پڑھ رہے تھے) کے ختم ہوجانے کی وجہ سے اداسی طاری ہو گئی۔“

(Mahatma Gandhi, Statement Published in "Young India", 1924)

پھر Sir John Bagot Glubb یہ یلفینٹنٹ جنرل تھے۔ 1986ء میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ لکھتے ہیں کہ:

”قاری اس کتاب کے آخر پر (جو کتاب وہ لکھ رہے تھے) جو بھی رائے قائم کرے اس بات کا انکار ممکن نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی تجربات اپنے اندر پرانے اور نئے عہد ناموں کے قصوں اور عیسائی بزرگوں کے روحانی تجربات سے حیران کن حد تک مشابہت رکھتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے ماننے والے افراد کے ان گنت رویا اور کشوف سے بھی مشابہت رکھتے ہوں۔ مزید یہ کہ اکثر اوقات ایسے تجربات تقدس اور فضیلت والی زندگی کے آغاز کی علامت ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات کو نفسانی دھوکہ قرار دینا کوئی موزوں وضاحت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ واقعات تو بہت سے لوگوں میں مشترک رہے ہیں۔ ایسے لوگ جن کے درمیان ہزاروں سالوں کا فرق اور ہزاروں میلوں کے فاصلے تھے۔ جنہوں نے ایک دوسرے کے بارے میں سنا نہ ہوگا لیکن اس کے باوجود ان کے واقعات میں ایک غیر معمولی یکجائی پائی جاتی ہے۔ یہ رائے معقول نہیں کہ ان تمام افراد نے حیران کن حد تک مشابہ رویا اور کشوف اپنے طور پر ہی بنا لئے ہوں۔ باوجود اس کے کہ یہ افراد ایک دوسرے کے وجود ہی سے لابلد تھے۔“

پھر جن لوگوں نے ہجرت حبشہ کی تھی اُن کے بارے میں لکھتا ہے: ”اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تقریباً تمام وہ افراد شامل تھے جو کہ اسلام قبول کر چکے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے تشدد باسیوں کے درمیان یقیناً بہت کم پیروکاروں کے ساتھ رہ گئے تھے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جو ثابت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاقی جرات اور ایمان کی مضبوطی کے اعلیٰ معیار پر قائم تھے۔“

(The Life and Times of Muhammad)

John William Draper اپنی کتاب History of the Intellectual Development of Europe میں لکھتے ہیں کہ:

قدرا نہ شفقت کی۔ زید، جو آزاد کردہ غلام تھا، کو اس شفیق نبی سے اس قدر لگاؤ تھا کہ اس نے اپنے والد کے ساتھ جانے کی بجائے مکہ میں رہنے کو ترجیح دی۔ اپنے نگران کا دامن پکڑتے ہوئے اس نے کہا: میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا، آپ ہی میرے ماں اور باپ ہیں۔ دوستی کا یہ تعلق زید کی وفات تک رہا اور پھر زید کے بیٹے اسامہ سے بھی اس کے والد کی وجہ سے آپ نے ہمیشہ بہت مشفقانہ سلوک کیا۔ عثمان اور عمر بھی آپ سے ایک خاص تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان کے وقت اپنے محصور داماد کے دفاع کے لئے جان تک دینے کا جو عہد کیا وہ اسی سچی دوستی کی ایک مثال ہے۔ دیگر بہت سے مواقع ہیں جو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غیر متزلزل محبت کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ کسی بھی موقع پر یہ محبت بے محل نہ تھی، بلکہ ہر واقعہ اسی گرجوں محبت کا آئینہ دار ہے۔

پھر لکھتا ہے کہ ”اپنی طاقت کے عروج پر بھی آپ منصف اور معتدل رہے۔ آپ اپنے ان دشمنوں سے نرمی میں ذرہ بھی کمی نہ کرتے جو آپ کے دعاوی کو بخوشی قبول کر لیتے۔ مکہ والوں کی طویل اور سرکش ایذا رسائیاں اس بات پر نتج ہونی چاہئے تھیں کہ فاتح مکہ اپنے غیظ و غضب میں آگ اور خون کی ہولی کھیلتا۔ لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چند مجرموں کے علاوہ عام معافی کا اعلان کر دیا اور ماضی کی تمام تلخ یادوں کو یکسر بھلا دیا۔ ان کے تمام استہزاء، گستاخیاں اور ظلم و ستم کے باوجود آپ نے اپنے سخت ترین مخالفین سے بھی احسان کا سلوک کیا۔ مدینہ میں عبداللہ اور دیگر منحرف ساتھی (یعنی جو منافقین تھے) جو کہ ساہا سال سے آپ کے منصوبوں میں روکیں ڈالتے اور آپ کی حاکمیت میں مزاحم ہوتے رہے، ان سے درگزر کرنا بھی ایک روشن مثال ہے۔ اسی طرح وہ نرمی جو آپ نے ان قبائل سے برتی جو آپ کے سامنے سرنگوں تھے۔ اور قبل ازیں جو فتوحات میں بھی شدید مخالف رہے تھے، ان سے بھی نرمی کا سلوک فرمایا۔“ (ایضاً صفحہ 305 تا 307)

پھر یہی ولیم میور لکھتا ہے کہ: ”یہ محمد کی سچائی کے لئے ایک تائیدی نشان تھا“ (کئی جگہ پر مخالفت میں بھی، اور قرآن کے بارے میں بھی لکھتا ہے، لیکن یہاں لکھ رہا ہے) کہ ”یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچائی کے لئے ایک تائیدی نشان تھا کہ جو بھی آپ پر اڈول ایمان لائے وہ اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔ بلکہ آپ کے قریبی دوست اور گھر کے افراد بھی، جو کہ آپ کی ذاتی زندگی سے اچھی طرح واقف تھے آپ کے کردار میں وہ خامیاں نہ دیکھ سکے جو عام طور پر ایک منافق دھوکہ باز کے گھر بلوغت اور باہر کے رویہ میں ہوتی ہیں۔“ (ایضاً صفحہ 98-97)

Sir Thomas Carlyle آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمی ہونے کے متعلق لکھتے ہیں کہ: ”ایک اور بات ہمیں ہرگز بھولنی نہیں چاہئے کہ اُسے کسی مدرسہ کی تعلیم میسر نہ تھی۔ اس چیز کو جسے ہم سکول لرننگ (School Learning) کہتے ہیں، ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ لکھنے کا فن تو عرب میں بالکل نیا تھا۔ یہ رائے بالکل سچی معلوم ہوتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی خود نہ لکھ سکا۔ اس کی تمام تر تعلیم صحرا کی بود و باش اور اس کے تجربات کے گرد گھومتی ہے۔ اس لامحدود کائنات، اپنے تاریک علاقہ اور اپنی انہی مادی آنکھوں اور خیالات سے وہ کیا کچھ حاصل کر سکتے تھے؟ مزید حیرت ہوتی ہے جب دیکھا جائے کہ کتنا میں بھی میسر نہ تھیں۔ عرب کے تاریک بیابان میں سنی سنائی باتوں اور اپنے ذاتی مشاہدات کے علاوہ وہ کچھ بھی علم نہ رکھتے تھے۔ وہ حکمت کی باتیں جو آپ سے پہلے موجود تھیں یا عرب کے علاوہ دوسرے علاقہ میں موجود تھیں، ان تک رسائی نہ ہونے کے باعث وہ آپ کے لئے نہ ہونے کے برابر تھیں۔ ایسے حکام اور علماء میں سے کسی نے اس عظیم انسان سے براہ راست مکالمہ نہیں کیا۔ وہ اس بیابان میں تنہا تھے اور یونہی قدرت اور اپنی سوچوں کے محور میں پروان چڑھا۔“

(Six Lectures by Thomas Carlyle, Edition 1846, Lecture 2 page 47) پھر آپ کی شادی کے بارے میں اور آپ کے گھر بلوغت کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ کیسے خدیجہ کا ساتھی بنا؟ کیسے ایک امیر بیوہ کے کاروباری امور کا مہتمم بنا اور سفر کر کے شام کے میلوں میں شرکت کی؟ اُس نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا؟ ہر ایک کو بخوبی علم ہے کہ اُس نے یہ انتہائی وفاداری اور مہارت کے ساتھ کیا۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے دل میں اُن کا احترام اور ان کے لئے شکر کے جذبات کیونکر پیدا ہوئے؟ ان دونوں کی شادی کی داستان، جیسا کہ عرب کے مصنفین نے ذکر کیا ہے، بڑی دلکش اور قابل فہم ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر 25 سال تھی اور خدیجہ کی عمر 40 سال تھی۔ پھر لکھتا ہے کہ ”معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس محسنہ کے ساتھ انتہائی پیار بھری، پرسکون اور بھرپور زندگی بسر کی۔ وہ خدیجہ سے حقیقی پیار کرتے تھے اور صرف اُسی کے تھے۔ اس کو جوٹا نبی کہنے میں یہ حقیقت روک ہے کہ آپ نے زندگی کا یہ دور اس انداز سے گزارا کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ یہ دور انتہائی سادہ اور پرسکون تھا یہاں تک کہ آپ کی جوانی کے دن گزر گئے۔“

(Six Lectures by Thomas Carlyle, Edition 1846, Lecture 2 page 48) پھر Thomas Carlyle ہی لکھتے ہیں کہ: ”ہم لوگوں یعنی عیسائیوں میں جو یہ بات مشہور ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک پُرفن اور فطرتی شخص اور جھوٹے وعویدار نبوت تھے اور ان کا مذہب دیوانگی اور خام خیالی کا ایک تودہ ہے، اب یہ سب باتیں لوگوں کے نزدیک غلط ٹھہرتی چلی جاتی ہیں۔“ کہتا ہے ”جو جھوٹ باتیں متعصب عیسائیوں نے اس انسان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت بنائی تھیں اب وہ الزام قطعاً ہراری روسیابہی کا باعث ہے اور جو باتیں اس انسان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زبان سے نکالی تھیں، بارہ سو

عقاد اور نظریات تک آہستہ آہستہ تکالیف برداشت کرتے ہوئے پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔“ (ایضاً صفحہ 127) پھر آگے لکھتے ہیں کہ ”یہ کہنا کہ عرب کو انقلاب کی ضرورت تھی یا بالفاظ دیگر یہ کہنا کہ نئے پیغمبر کے ظہور کا وقت آ گیا تھا۔ اگر ایسا ہی تھا تو پھر حضرت محمد ہی وہ پیغمبر کیوں نہ ہوں؟ اس موضوع پر موجودہ زمانے کے مصنف سپرنگر نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد سے ساہا سال قبل ایک پیغمبر کے ظہور کی توقع بھی تھی اور پیشگوئی بھی تھی۔“ (ایضاً صفحہ 133)

پھر آگے ہی Bosworth ہی بیان کرتا ہے کہ: ”جموعی طور پر مجھے یہ حیرانی نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مختلف حالات میں کتنے بدل گئے تھے۔ بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ آپ کی شخصیت میں کتنی کم تبدیلی پیدا ہوئی تھی۔ صحرائی گلہ بانی کے ایام میں (یعنی جب بھڑیں پڑاتے تھے) شامی تاجر کے طور پر، عارحرا کی خلوت گزینی کے ایام میں، اقلیتی جماعت کے مصلح کی حیثیت سے، (جب مکہ میں تھے)، مدینہ میں جلا وطنی کے ایام میں، ایک مسلمہ فاتح کی حیثیت سے، یونانی بادشاہوں اور ایرانی ہرقلوں کے ہم مرتبہ ہونے کی حالت میں ہم آپ کی شخصیت میں ایک غیر متزلزل استقلال کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔“ کہتا ہے کہ ”مجھے نہیں لگتا کہ اگر کسی اور آدمی کے خارجی حالات اس قدر زیادہ بدل جاتے تو کبھی اُس کی ذات میں اس قدر کم تبدیلی رونما ہوتی۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خارجی حالات تو تبدیل ہوتے رہے مگر ان تمام حالتوں میں مجھے اُن کی ذات کا جو ہر ایک جیسا ہی دکھائی دیتا ہے۔“ (ایضاً صفحہ 133)

واشنگٹن ارونگ (Washington Irving) اپنی کتاب ”لائف آف محمد“ میں لکھتا ہے کہ: ”آپ کی جنگی فتوحات نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر نہ تو تکبر پیدا کیا، نہ کوئی غرور اور نہ کسی قسم کی مصنوعی شان و شوکت پیدا کی۔ اگر ان فتوحات میں ذاتی اغراض ہوتیں تو یہ ضرور ایسا کرتیں۔ اپنی طاقت کے جوہن پر بھی اپنی عادات اور حلیہ میں وہی سادگی برقرار رکھی جو کہ آپ کے اندر مشکل ترین حالات میں تھی۔ یہاں تک کہ اپنی شاہانہ زندگی میں بھی اگر کوئی آپ کے کمرہ میں داخل ہوتے وقت غیر ضروری تعظیم کا اظہار کرتا تو آپ اسے ناپسند فرماتے۔“

(The Life of Mahomet by Washington Irving, Leipzig Bernhard Touchritz 1850, pp.272-273)

پھر سر ولیم میور (Sir William Muir) یہ بھی ایک مستشرق ہے اور کافی کچھ خلاف بھی لکھتا ہے۔ یہ بھی لکھتا ہے کہ:

”اپنا ہر ایک کام مکمل کرتے اور جس کام کو بھی ہاتھ میں لیتے جب تک اس کو ختم نہ کر لیتے اُسے نہ چھوڑتے۔ معاشرتی میل جول میں بھی آپ کا یہی طریق رہتا۔ جب آپ کسی کے ساتھ بات کرنے کیلئے اپنا رخ موڑتے تو آپ آدھا نہ مڑتے بلکہ پورا چہرہ اور پورا جسم اُس شخص کی طرف پھیر لیتے۔ کسی سے مصافحہ کرتے وقت آپ اپنا ہاتھ پہلے نہ کھینچتے۔ اسی طرح کسی اجنبی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے درمیان میں نہ چھوڑتے اور اگلے شخص کی بات پوری سنتے۔ آپ کی زندگی پر آپ کی خاندانی سادگی غالب تھی۔ آپ کو ہر کام خود کرنے کی عادت تھی۔ جب بھی آپ صدقہ دیتے تو سوائی لو اپنے ہاتھ سے دیتے۔ گھر بلوغت کا ج میں اپنی بیویوں کا ہاتھ بناتے۔۔۔۔۔“

پھر لکھتا ہے: ”آپ تک ہر کس کی پہنچ ہوتی جیسے دریا کی پہنچ کنارے تک ہوتی ہے۔ باہر سے آئے ہوئے وفود کو عزت و احترام سے خوش آمدید کہتے۔ ان وفود کی آمد اور دیگر حکومتی معاملات کے متعلق تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایک قابل حکمران کی تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔ سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے۔“

(The Life of Mahomet by by William Muir, Vol. IV, London: Smith, Elder and Co., 65 Cornhill, 1861, pp.510-13)

پھر یہی ولیم میور لکھتا ہے کہ: ”ایک اہم خوبی وہ خوش خلقی اور وہ خیال تھا جو آپ اپنے معمولی سے معمولی پیروکار رکھا کرتے۔ حیا، شفقت، صبر، سخاوت، عاجزی آپ کے اخلاق کے نمایاں پہلو تھے اور ان کے باعث آپ اپنے ماحول میں ہر شخص کو اپنا گرویدہ کر لیتے۔ انکار کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ اگر کسی سوائی کی فریاد پوری نہ کر پاتے تو خاموش رہنے کو ترجیح دیتے۔ کبھی یہ نہیں سنا کہ آپ نے کسی کی دعوت رد کی ہو خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ آپ نے کسی کا پیش کیا ہوا تھوڑا سا دیا ہو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ آپ کی ایک نرمی اور خوبی یہ تھی کہ آپ کی محفل میں موجود ہر شخص کو یہ خیال ہوتا کہ وہی اہم ترین مہمان ہے۔ اگر آپ کسی کو اپنی کامیابی پر خوش پاتے تو گرجوٹی سے اس سے مصافحہ کرتے اور گلے لگاتے اور محروموں اور تکلیف میں گھرے افراد سے بڑی نرمی سے ہمدردی کا اظہار کرتے۔ بچوں سے بہت شفقت سے پیش آتے اور راہ کھیتے بچوں کو سلام کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرتے۔ وہ قحط کے ایام میں بھی دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرتے اور ہر ایک کی آسانی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے۔ ایک نرم اور مہربان طبیعت آپ کے تمام خواص میں نمایاں نظر آتی تھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک وفادار دوست تھا۔ اس نے ابوبکر سے بھائی سے بڑھ کر محبت کی۔ علی سے

کے کردار کی نسبت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام کے فروغ میں کہیں زیادہ اہم کردار تھا۔ گوکہ عیسیٰ (علیہ السلام) ہی عیسائیت کے روحانی اور اخلاقی ضابطہ حیات (یعنی وہ عیسائی ضوابط جن کا یہودیت سے اختلاف ہے) کے موجب ہوئے مگر عیسائیت کو فروغ دینے کے حوالہ سے سینٹ پال نے بنیادی کردار ادا کیا۔ عیسائیت کو موجودہ شکل دینے والا اور نئے عہد نامہ کے ایک بڑے حصے کو لکھنے والا سینٹ پال ہی تھا۔

پھر لکھتا ہے: ”جبکہ مذہب اسلام اور اس میں موجود تمام اخلاقی و مذہبی اصولوں کے ذمہ دار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس نئے مذہب کو خود شکل دی اور اسلامی تعلیمات کے نفاذ میں بنیادی کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے مقدس صحیفہ یعنی قرآن جو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بصیرت پر مشتمل ایک کتاب تھی کو بھی لکھنے والا محمد تھا۔“ (یعنی جو مخالف ہے اس نے یہ تو بہر حال لکھنا ہے) کہتا ہے کہ ”جس کے بارے میں وہ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بھیجا گیا۔ قرآن کے ایک بڑے حصہ کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی میں ہی نقل کر کے محفوظ کر لیا گیا تھا۔ اور آپ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی اس کو مجموعہ کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا۔ اس لئے قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اور تصورات کی حقیقی عکاسی کرتا ہے اور ایک مکتبہ فکر کے مطابق وہ آپ کے ہی الفاظ ہیں۔ جبکہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی تعلیمات کا اس طرح سے کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک قرآن کی وہی اہمیت ہے جو عیسائیوں کے نزدیک بائبل کی ہے۔ اس لئے قرآن کے ذریعہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں پر بھرپور طریق سے اثر انداز ہوئے۔ اغلب گمان یہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام پر زیادہ اثر ہے نسبت اُس اثر کے جو عیسیٰ (علیہ السلام) اور سینٹ پال نے مجموعی طور پر عیسائیت پر ڈالا۔ خالصتاً مذہبی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی انسانی تاریخ پر اتنا ہی اثر انداز ہوئے جتنا کہ عیسیٰ (علیہ السلام)۔“ (اس کی اپنی رائے ہے لیکن بہر حال یہ تسلیم کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمبر ایک ہے۔ اور پھر اس نے آگے یہ بھی لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں مذہبی سربراہ تھے وہاں دنیاوی حکومت کے سربراہ بھی تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ مقام نہیں ملا۔“ پس ہر معاملے میں آپ کا اُسوہ آپ کی ذات کو مزید روشن کرتے ہوئے چمکا کر پیش کرتا ہے۔

(The 100 A Ranking of the most Influential Persons in History by Michael H. Hart)

پھر Karen Armstrong (کیرن آرم سٹرانگ) کا Muhammad - A Biography of The Prophet میں تحریر کرتی ہے کہ:

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بنیادی وحید پرہیزگاری اور روحانیت کے قیام کے لئے عملاً صفر سے کام کا آغاز کرنا پڑا۔ جب آپ نے اپنے مشن کا آغاز کیا تو ناممکن تھا کہ کوئی آپ کو اپنے مشن پر کام کرنے کا موقع فراہم کرتا۔ عرب قوم تو حید کے لئے بالکل تیار نہ تھی۔ وہ لوگ ابھی اس اعلیٰ معیار کے نظریہ (یعنی توحید) کے قابل نہ ہوئے تھے۔ درحقیقت اس تشدد اور خوفناک معاشرہ میں اس نظریہ کو متعارف کروانا انتہائی خطرناک ہو سکتا تھا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً بہت ہی خوش قسمت ہوتے اگر اس معاشرہ میں اپنی زندگی کو بچا پاتے۔ درحقیقت محمد کی جان اکثر خطرہ میں گھری رہتی اور ان کا بچنا ناقابل فریب قریب قریب ایک معجزہ تھا، پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کامیاب ہوئے۔ اپنی زندگی کے اختتام تک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قبائلی تشدد کی پرانی روایت کا قلع قمع کر دیا اور عرب معاشرہ کے لئے لادیت کوئی مسئلہ نہ رہا۔ اب عرب قوم اپنی تاریخ کے ایک نئے دور میں داخل ہونے کے لئے تیار تھی۔“

(Muhammad - A Biography of the Prophet by Karen Armstrong, page 453. An Apology for Mohammed and the Koran by John Devenport, page 82, Chapter: The Koran, printed by J. Davy and Sons, London, 1882)

پھر کیرن آرم سٹرانگ ہی لکھتی ہیں کہ: ”آخر یہ مغرب ہی تھا نہ کہ اسلام،“ (عیسائیت کے بارے میں، اپنے مغرب کے بارے میں لکھ رہی ہیں) ”آخر یہ مغرب ہی تھا نہ کہ اسلام، جس نے مذہبی مباحثات پر پابندی لگائی۔ صلیبی جنگوں کے وقت تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یورپ دوسروں کے نظریات کو دبانے کی آرزو میں جونی ہو چکا تھا اور جس جوش سے اس نے اپنے مخالفین کو سزا دی ہے، مذہب کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اختلاف رائے کرنے والوں پر مظالم Catholics و Protestants کے مظالم اور اس طرح Catholic پر Protestants کے مظالم کی بنیاد اُن پیچیدہ مذہبی عقائد پر تھی جن کی اجازت یہودیت اور اسلام نے ذاتی معاملات میں اختیار کی طور پر دی ہے۔ عیسائی لٹرانہ عقائد کا یہودیت اور اسلام سے کوئی تعلق نہیں جن کے مطابق (عیسائی مذہب) الوہیت کے بارے میں انسانی تصورات کو ناقابل قبول حد تک لے جاتا ہے بلکہ اسے مشرکانہ بنا دیتا ہے۔“ (ایضاً 27 Page)

پھر انی بیسانٹ (Annie Besant) اپنی کتاب ”The Life and Teachings of Muhammad“ میں لکھتی ہے کہ: ”ایک ایسے شخص کیلئے جس نے عرب کے عظیم نبی کی زندگی اور اس کے کردار کا مطالعہ کیا ہو اور جو جانتا ہو کہ اُس نے اپنی زندگی گزاری، اس کیلئے ناممکن ہے کہ وہ خدا کے انبیاء میں سے اس عظیم نبی کی تعظیم نہ کرے۔ میں جو باتیں کہہ رہی ہوں اُن کے متعلق

برس سے اٹھارہ کروڑ آدمیوں کے لئے بمنزلہ ہدایت کے قائم ہیں۔“ (جب یہ انیسویں صدی میں تھا، اُس وقت کی باتیں ہیں) ”اُس وقت جتنے آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتقاد رکھتے ہیں اس سے بڑھ کر اور کسی کے کلام پر اس زمانے کے لوگ یقین نہیں رکھتے۔ میرے نزدیک اس خیال سے بدتر اور ناخدا پرستی کا کوئی دوسرا خیال نہیں ہے کہ ایک جھوٹے آدمی نے یہ مذہب پھیلایا۔“ (یعنی یہ بالکل غلط چیز ہے)۔

(Six Lectures on Heroes, Hero-Worship and the Heroic in History by Thomas Carlyle)

پھر ایک فرینچ فلاسفر لامارٹین (Lamartine) اپنی کتاب ’ہسٹری آف ٹرکی‘ (History of Turkey) میں لکھتا ہے کہ: ”اگر کسی شخص کی قابلیت کو پرکھنے کیلئے تین معیار مقرر کئے جائیں کہ اُس شخص کا مقصد کتنا عظیم ہے، اُس کے پاس ذرائع کتنے محدود ہیں اور اُس کے نتائج کتنے عظیم الشان ہیں تو آج کوں ایسا شخص ملے گا جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مقابلہ کرنے کی جسارت کرے۔ دنیا کی شہرہ آفاق شخصیات نے صرف چند فنون جو، قوانین اور سلطنتوں کو شکست دی اور انہوں نے محض دنیاوی حکومتوں کا قیام کیا اور اُن میں سے بھی بعض طاقتیں اُن کی آنکھوں کے سامنے ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہ صرف دنیا کی فوجوں، قوانین، حکومتوں، مختلف اقوام اور نسلوں بلکہ دنیا کی کل آبادی کے ایک تہائی کو یکجا کر دیا۔ مزید برآں اُس نے قربانگاہوں، خداؤں، مذاہب، عقائد، افکار اور روجوں کی تجدید کی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بنیاد صرف ایک کتاب تھی جس کا حرف قانون بن گیا۔ اُس شخص نے ہر زبان اور ہر نسل کو ایک روحانی شخص سے نوازا۔“

پھر لکھتا ہے: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک فلسفہ دان، خطیب، پیغمبر، قانون دان، جنگجو، افکار پر فرخ پانے والا، عقلی تعلیمات کی تجدید کرنے والا، بیسیوں ظاہری حکومتوں اور ایک روحانی حکومت کو قائم کرنے والا شخص تھا۔ انسانی عظمت کو پرکھنے کا کوئی بھی معیار مقرر کر لیں، کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر کبھی کوئی عظیم شخص پیدا ہوا؟“

(History of Turkey by A. De Lamartine, New York: D. Appleton and Company, 346 & 348 Broadway, 1855. vol.1 pp.154-155)

جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ: ”کیا یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جس شخص نے حقیر و ذلیل بت پرستی کے بدلے، جس میں اُس کے ہم وطن یعنی اہل عرب بتلا تھے، خدائے برحق کی پرستش قائم کر کے بڑی بڑی ہمیشہ رہنے والی اصلاحیں کیں، وہ جھوٹا نبی تھا؟ کیا ہم اس سرگرم اور پُر جوش مصلح کو فریبی ٹھہرا سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کی تمام کارروائیاں کمر پڑتی تھیں؟ نہیں، ایسا نہیں کہہ سکتے۔ بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بجز دلی نیک نبی اور ایمان داری کے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ ابتدائے نزول وحی سے انجیرم تک مستعد نہیں رہ سکتے تھے۔ جو لوگ ہر وقت اُن کے پاس رہتے تھے اور جو اُن سے بہت کچھ ربط و ضبط رکھتے تھے اُن کو بھی کبھی آپ کی ریا کاری کا شبہ نہیں ہوا۔“

پھر لکھتا ہے کہ: ”یہ بات یقینی طور پر کامل سچائی کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر مغربی شہزادے مسلمان مجاہدین اور ترکوں کی جگہ ایشیا کے حکمران ہو گئے ہوتے تو مسلمانوں کے ساتھ اس مذہبی رواداری کا سلوک نہ کرتے جو مسلمانوں نے عیسائیت کے ساتھ کیا۔ کیونکہ عیسائیت نے تو اپنے ان ہم مذہبوں کو نہایت تعصب اور ظلم کے ساتھ تشدد کا نشانہ بنایا جن کے ساتھ اُن کے مذہبی اختلافات تھے۔“

(An Apology for Mohammed and the Koran by John Devenport, page 82, Chapter: The Koran, printed by J. Davy and Sons, London, 1882)

پھر یہی جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں کہ: ”اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام منصفوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کی سوانح حیات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچی ہو۔“ (ایضاً)

پھر مائیکل ہارٹ (Michael H. Hart) اپنی کتاب ”A Ranking of the Most Influential Persons in History“ میں لکھتے ہیں کہ: ”دنیا پر اثر انداز ہونے والے لوگوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام پہلے نمبر کیلئے منتخب کرنا بعض پڑھنے والوں کو شاید حیرت زدہ کرے اور بعض اس پر سوال بھی اٹھائیں گے۔ لیکن تاریخ میں وہ واحد شخص تھا جو کہ مذہبی اور دنیاوی ہر دو سطح پر انتہائی کامیاب تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی اس بات کا کیسے اندازہ کرے کہ انسانی تاریخ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کس طرح اثر انداز ہوئے؟ دیگر مذاہب کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیروکاروں کی زندگیوں پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں پائے جانے والے عظیم مذاہب کے بانیوں کو اس کتاب میں اہم مقام دیا گیا ہے۔“ لکھتا ہے کہ ”ایک اندازے کے مطابق دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے دو گنا ہے۔“ (جب اُس نے لکھا تھا اُس وقت کی بات ہے) ”اس لحاظ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عیسیٰ سے پہلے رکھنا شاید آپ کو عجیب لگے۔ لیکن میرے اس فیصلہ کے پیچھے دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت کے فروغ میں عیسیٰ (علیہ السلام)

یہی بیان ہوگا جیسا کہ میں نے آپ کو بہت سارے اقتباس پڑھ کر سنا ہے اور بے شمار اور بھی ہیں۔ پہلے انبیاء کی سچائی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی ثابت ہوتی ہے اور آپ کے ذریعے سے ہی ثابت ہوتی ہے۔ یہ ہے مقام ختم نبوت جس کا ہر احمدی نے دنیا میں پرچار کرنا ہے اور اس کے لئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ (اس کے بعد حضور نے ربوہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی حقیقت بیان کی۔ پھر فرمایا۔)

دو ہفتے پہلے کے 21 ستمبر کے خطبہ میں، میں نے وکلاء کے بارے میں بھی ذکر کیا تھا کہ دنیا کے مسلمان وکلاء اکٹھے ہوں لیکن مسلمان تو پتہ نہیں اکٹھے ہوتے ہیں کہ نہیں، ہمارے احمدی وکلاء نے اس بارہ میں پاکستان میں بھی کچھ کام شروع کیا ہے کہ مذہبی جذبات کا خیال اور آزادی رائے کی حدود کے بارے میں کیا کیا جا سکتا ہے، کس حد تک اُن کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ تو بہر حال انہوں نے اس بارے میں کچھ باتیں اکٹھی کی ہیں، کچھ پوائنٹس بنائے ہیں اور مختلف ملکوں کی عدالتوں کے جو فیصلے ہیں اور جو ان کے قانون ہیں، اسی طرح جو بین الاقوامی قانون ہے، اُس کو بھی سامنے رکھ کر کچھ سوال اٹھائے ہیں، وہ یہاں بھی مجھوائے تھے جو میں نے مختلف ملکوں میں احمدی وکلاء کو مجھوائے ہیں۔ کیونکہ پاکستان میں ہمارے احمدی وکیل جنہوں نے پہلے یہ توجہ دلائی تھی، انہوں نے ہی بتایا کہ دوسرے مسلمان وکلاء کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے تھے تو اُن سب وکلاء نے پاکستان میں انہیں یہ کہا کہ اگر یہ کام منظم طور پر کوئی کر سکتا ہے تو جماعت احمدیہ کر سکتی ہے۔ اس لئے تم لوگ اس سوال کو دنیا میں اٹھاؤ۔ بہر حال یہ میں نے دنیا کے مختلف احمدی وکلاء کو مجھوایا ہے کہ اس پر غور کریں اور بتائیں کہ اس میں کیا کچھ ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں ان کو چاہئے کہ جلد تر غور کریں اور جو بھی رائے بنے وہ مجھے مجھوائیں تاکہ پھر دنیا کے مختلف وکلاء کی جو رائے آئیں، اُن کا آپس میں ایکسچینج (Exchange) بھی ہو اور پھر جو رائے قائم ہو اس کے مطابق اگر کوئی عملی کارروائی کرنی ہو تو کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احمدی وکلاء کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ یہ کام جلد کر سکیں۔ اسی طرح احمدی سیاستدانوں کو جو مختلف ممالک میں ہیں یا سیاستدانوں کے جو قریب ہیں، اُن کو بھی اس معاملے کو احسن رنگ میں کسی فورم پر رکھنا چاہئے کہ آزادی رائے کی کوئی حدود مقرر ہونی چاہئیں ورنہ دنیا پہلے سے بھی زیادہ فسادیں بنتا ہو جائے گی۔

اسی طرح میں اس حوالے سے ایک دعا کی تحریر بھی کرنا چاہتا ہوں اور کرتا بھی رہتا ہوں کہ (-) اُمّہ کے لئے آج کل بہت دعا کریں۔ (-) سربراہوں کو اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ اپنے شہریوں کے خون سے نہ کھیلیں۔ شہریوں کو عقل دے کہ غلط لیڈروں کا آلہ کار بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ ماریں۔ (-) حکومتوں کو عقل دے کہ وہ غیروں کا آلہ کار بن کر ایک دوسرے پر حملے نہ کریں۔ آج کل پھر حملے ہو رہے ہیں ترکی اور شام کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے۔ مسلمان کو مسلمان سے لڑانا اور خود ہر قسم کا فائدہ اٹھانا، جو طاقتیں مسلمانوں کے خلاف ہیں اُن کا یہی کام ہے اور وہ اس پر آج کل عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ ایجنڈا انہوں نے سب سے پہلے رکھا ہوا ہے۔ اس چیز کو مسلمان نہیں سمجھ رہے۔ اللہ تعالیٰ مسلم اُمّہ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان لوگوں کو عقل دے کہ یہ اس حقیقت کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہوں۔

جمعہ کی نماز کے بعد میں کچھ جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان میں سے پہلا جنازہ تو مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب ابن خواجہ منظور احمد صاحب سرگودھا کا ہے۔ یہ کوٹ مومن کے رہنے والے تھے۔ ان کے پڑدادا حاجی امیر دین صاحب کے زمانے میں ان کے خاندان میں احمدیت آئی۔ انہیں کل رات شہید کر دیا گیا ہے۔

شہید مرحوم کا خاندان تجارت سے منسلک رہا۔ پہلے کافی لمبا عرصہ کوٹ مومن میں بھی رہے تھے، پھر یہ سرگودھا منتقل ہو گئے اور تاجر لوگ تھے۔ کل رات کو جیسا کہ میں نے کہا، ان کو شہید کیا گیا ہے۔ سو انو بچے کے قریب یہ اپنے گھر سے سائیکل پر باہر کسی کام سے نکلے تو وہاں باہر گلی میں پہلے ہی موجود دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر سوار کھڑے تھے۔ انہوں نے پستول سے ان پر فائر کیا جو آپ کے دائیں کان کے نیچے گردن پر لگا اور حملہ آور فرار ہو گئے۔ کسی راہ گیر نے دیکھا تو ریسکیو والوں کو فون کیا۔ اس پر آپ کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستے میں وفات ہو گئی۔ مرحوم کو مذہبی مخالفت کا لمبے عرصے سے سامنا تھا۔ اپریل میں اس سال اردگرد کے مخالف دکانداروں نے ان کے مالک دکان سے، جس سے کرائے پر دکان لی ہوئی تھی، کہا کہ اس کی دکان خالی کرواؤ، لیکن مالک نے انکار کر دیا۔ پھر مختلف طریقوں سے ان کو تنگ کیا جاتا رہا۔ ان کی دکان کے تالے میں کبھی ایٹمی ڈال دیتے تھے یا سیل کر دیتے، جلوس نکالتے تو توڑ پھوڑ ہوتی تھی۔ بہر حال جو کوششیں تنگ کرنے کی ہوتی تھیں، کرتے رہے لیکن یہ بھی استقامت سے ڈٹے رہے اور اپنے کاروبار کو جاری رکھا۔ سادگی ان میں بے تماشائی تھی۔ مالی کشاکش کے باوجود چھوٹے موٹے کام کرنے ہوں تو سائیکل کا استعمال کیا کرتے تھے۔ کسی بھی جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور بڑے نیک نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم صاحبزادی امّہ السیم صاحبہ کا ہے جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور مکرم صاحبزادہ مزار فاع احمد صاحب کی بیگم تھیں۔ یہ 3 اکتوبر 2012ء کو صبح دس بجے ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ آپ 1937ء میں پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ پھر پاکستان آ کے میٹرک کیا۔ (بیہیں آ

بہت لوگوں کو شاید پہلے سے علم ہوگا لیکن میں جب بھی ان باتوں کو پڑھتی ہوں تو مجھے اس عربی استاد کی تعظیم کیلئے ایک نیا احساس پیدا ہوتا ہے اور اُس کی تعریف کا ایک نیا رنگ نظر آتا ہے۔“

(The Life and Teachings of Muhammad, Madras, 1932, p.4)
Ruth Cranston (روتھ کرینسٹن World Faith (ورلڈ فیٹھ) میں لکھتی ہیں کہ: ”محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی، مدافعتی تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کے لئے اور ایسے اسلحے اور طریق سے لڑے جو اُس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ چودہ کروڑ عیسائیوں میں سے (1949ء میں یہ کتاب چھپی تھی) جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کر دیا ہو، کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی تمام جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو متفق کیا ہو۔ عرب کے نبی کے ہاتھوں ساتویں صدی کے تاریکی کے دور میں جب لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہوں، ہونے والی اہل ملکوں کا آج کی روشن بیسویں صدی کی ہلاکتوں سے مقابلہ کرنا ایک حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ اس بیان کی تو حاجت ہی نہیں جو قتل انکوزیشن (Inquisition) اور صلیبی جنگوں کے زمانے میں ہوئے جب عیسائی جنگجوؤں نے اس بات کو ریکارڈ کیا کہ وہ ان بے دینوں کی کٹی چھٹی لاشوں کے درمیان ٹھنڈے ٹھنڈے خون میں پھر رہے تھے۔“

(World Faith by Ruth Cranston, Haper and Row Publishers, New York, 1949, page 155)

Godfrey Higgin (گاڈ فرے ہیگن) لکھتے ہیں کہ: ”اس بات سے زیادہ عام طور پر کوئی بات سننے میں نہیں آتی کہ عیسائی پادری محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اُس کے تعصب اور غیر رواداری کی وجہ سے گالیاں دیتے ہیں، عجیب یقین دہانی اور منافقت ہے یہ۔ کون تھا جس نے پین سے ان مسلمانوں کو جو عیسائی ہو چکے تھے، بھگا یا تھا کیونکہ وہ سچے عیسائی نہ تھے؟ اور کون تھا جس نے میکسیکو اور پیرو میں لاکھوں لوگوں کو متفق کر دیا تھا اور اُن کو غلام بنا لیا تھا کیونکہ وہ عیسائی نہ تھے؟ اور کیا ہی عمدہ اور مختلف نمونہ تھا جو مسلمانوں نے یونان میں دکھایا۔ صدیوں تک عیسائیوں کو اُن کے مذہب، اُن کے پادریوں، لاٹ پادریوں اور راہبوں اور اُن کے گرجا گروں کو اپنی جاگیر پر اُردامن طور سے رہنے دیا۔“

(As Cited in Apology for Mohammed by Godfrey Higgins, Lahore, page 123-124)

پس یہ مقابلہ یہ کر رہا ہے عیسائیوں اور مسلمانوں کا۔

پھر یہی گاڈ فرے آگے لکھتے ہیں کہ: ”خلفائے اسلام کی تمام تاریخ میں انکوزیشن (Inquisition) جیسی بدنام چیز سے بھی کم بدنام چیز ہمیں نہیں ملتی۔ کوئی ایک واقعہ بھی کسی کو مذہبی اختلاف کی بنا پر جلا دینے یا کسی کو محض اس وجہ سے موت کی سزا دینے کا نہیں ہوا کہ مذہب اسلام کو قبول کیوں نہیں کرتا؟“ (ایضاً صفحہ 128-125)

یہ اُس تعلیم کا اثر تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دی تھی۔

پھر ہسٹری آف دی سیراسان ایمپائر (History of the Saracen Empire) میں ایڈورڈ گبن (Edward Gibbon) لکھتے ہیں کہ: ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی تبلیغ کے بجائے اُس کا دوام (یعنی ہمیشہ قائم رہنا) ہماری حیرت کا موجب ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ اور مدینہ میں جو خالص اور مکمل نقش جمایا وہ بارہ صدیوں کے انقلاب کے بعد بھی قرآن کے انڈین، افریقی اور ترک مومنتقدوں نے ابھی تک محفوظ رکھا ہوا ہے۔ مریدان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے مذہب اور عقیدت کو ایک انسان کے تصور سے باندھنے کی آزمائش اور سو سے کے مقابل پر ڈٹے رہے۔ اسلام کا سادہ اور ناقابل تبدیل اقرار یہ ہے کہ میں ایک خدا اور خدا کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاتا ہوں۔ یعنی یہ ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... ”خدا کی یہ ذہنی تصویر بگڑ کر مسلمانوں میں کوئی قابل دیدت نہیں بنی“ (یعنی یہ تصویر بھی خدا تعالیٰ کی جو مسلمانوں میں بت نہیں بنی)۔“ پیغمبر اسلام کے اعزازات نے انسانی صفت کے معیار کی حدود سے تجاوز نہیں کیا اور ان کے زندہ فرمودات نے ان کے پیروکاروں کے شکر اور جذبہ احسان کو عقل اور مذہب کی حدود کے اندر رکھا ہوا ہے۔“

(History of the Saracen Empire by Edward Gibbon, Alex Murray and Sons, London, 1870, page 54)

اور وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس کے مقابلے میں عیسائیوں نے ہندے کو خدا بنا لیا۔

اللہ کرے کہ دنیا اس عظیم ترین انسان کے مقام کو سمجھتے ہوئے بجائے لائق رہنے یا مخالفت اور استہزاء کرنے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکے۔ دنیا کے نجات دہندہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہر حقیقت پسند منصف اور سچے غیر مسلم کا بھی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

✽ مکرم عبدالعلیم سحر صاحب افرامانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
عزیزہ عطیہ اکی فائزہ واقفہ نوبت مکرم منور احمد خاں صاحب بلوچ دارالرحمت غربی ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پونے پانچ سال کی عمر میں مورخہ 13 اگست 2012ء کو قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مورخہ 30 اکتوبر 2012ء کو محترم شاہین سیف اللہ صاحب کے مکان واقع دارالصدر غربی ربوہ میں عزیزہ کی تقریب آمین میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ محترمہ قرۃ العین صاحبہ اور عزیزہ کے والد نے حاصل کی۔ عزیزہ محترمہ برادرم پروفیسر سراج الحق قریشی صاحب نائب ناظر ضیافت جلسہ سالانہ ربوہ کی نواہی، محترم بہار خان صاحب جانہ مرحومہ آف ڈیرہ غازی خان کی پوتی، محترم قریشی فضل حق صاحب گولبار زر ربوہ، محترم قریشی عبدالغنی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ، حضرت میاں قطب الدین قریشی صاحب گوئیکی ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت مولوی محمد عثمان صاحب سابق امیر شہر ضلع ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے عزیزہ کے نیک اور خادمہ دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر افضل

✽ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ افضل آجکل توسیع اشاعت اور وصولی بقایا جات کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ افضل)

چپ بورڈ، پلائی وڈ، وینیل بورڈ، لیمینیشن بورڈ، ڈور، مولنگ، کیلینر ٹریف لائسنس۔
فیصل پلائی وڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ شرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

سانحہ ارتحال

✽ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
محترمہ نصرت ملک صاحبہ بنت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر کراچی زوجہ مکرم کرنل منور احمد ملک صاحب مورخہ 26 نومبر 2012ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 27 نومبر کو آپ کی نماز جنازہ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور کراچی میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی بہوتھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم دانیال ملک صاحب، مکرم سعد ملک صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ رملہ ملک صاحبہ، مکرم سدرت ملک صاحبہ، دو بھائی مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ اور مکرم شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر فیصل آباد چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذیلر: سی آر سی شیت اور کوائٹ
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈر بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7669818-7653853-042 فیکس: 042-7663786
Email: alraheemsteel@hotmail.com

حب سال
کھانسی خشک ہو یا تھرد میں مفید ہے۔
(چونے کی گولیاں)
فدہ نساء
نزہ، زکام اور فلو کیلئے اسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبار زر ربوہ (چناب نگر)
فون: 047621153 0476212382

کے میٹرک کیا ہے۔ پارٹیشن سے پہلے تو نہیں کیا ہوگا۔ 1952ء میں آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود نے اپنے بیٹے مکرم مرزا فریح احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا اور دسمبر 1953ء میں ان کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ رخصتانے کے بارے میں (آجکل تو بڑا شور شرابا ہوتا ہے اور رسم و رواج بھی بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں) انہوں نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ میری شادی عجیب حالت میں ہوئی ہے کہ جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ 28 دسمبر کو جلسہ کے آخری دن شادی ہوئی۔ جلسہ کے دنوں میں ادھر ہی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ کوئی پروگرام شادی کا نہیں تھا۔ ڈیوٹی دے کر آ سیں تو ان کی امتاں نے کہا کہ صبح تمہاری شادی ہے۔ کہتی ہیں اُس وقت میرے ہاتھ کالے تھے کیونکہ جلسہ کی ڈیوٹی کی وجہ سے دیکھیں دھو کر آ رہی تھیں۔ تو لڑکیوں نے مل کے میرے ہاتھ دھوئے، سیاہی دور کی اور اگلے روز بغیر کسی مہندی وغیرہ کے شادی ہو گئی۔ 1991ء میں لندن میں آپ کا بانی پاس آپریشن ہوا تھا۔ بڑی صابر تھیں جس ڈاکٹر نے آپریشن کیا تھا اُس نے بھی آپ کے صبر کو دیکھ کر کہا کہ میں نے اس وقت اپنا Best Patient دیکھا ہے۔ اس کا تمہیں ایوارڈ دیتا ہوں کہ اتنا صبر میں نے کسی Patient میں نہیں دیکھا۔ اس سے پہلے ان کو کینسر بھی ہوا تھا۔ ہر بیماری کو بڑے صبر اور ہمت اور حوصلے سے انہوں نے برداشت کیا۔ جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی خاص طور پر بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ مہمانوں سے ان کا گھر بھر رہتا تھا۔ باوجود مہمانوں کے جلسہ کی ڈیوٹیاں باقاعدہ دیتی رہیں۔ پھر ان کا ملازموں سے بڑا احسن سلوک تھا، کبھی کسی کو نہیں ڈانٹا۔ ان کے بچے کہتے ہیں کہ صدقہ و خیرات میں بھی ہمیں پتہ نہیں لگتا تھا، بڑی خاموشی سے دیا کرتی تھیں۔ چھوٹے سائز کا قرآن شریف تھا روزانہ جب موقع ملتا تھا اُس کو پڑھتی رہتی تھیں۔ بچے کہتے ہیں کہ وہ قرآن شریف ہم نے ان کے ہاتھ میں چالیس سال سے دیکھا ہے۔ خلافت کے ساتھ بھی بڑا وفا کا اور اخلاص کا تعلق تھا اور بچوں کو نصیحت کی کہ اسی میں خیر و برکت ہے، اس کو جاری رکھنا۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم چوہدری خالد احمد صاحب کا ہے جو چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال کے بیٹے تھے۔ 20 ستمبر 2012ء کو جرمنی میں ایک حادثے کے نتیجے میں چند دن تو ممہ میں رہے اور یکم اکتوبر کو اناسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ 13 اکتوبر 1933ء کو ٹولونڈی عنایت خان تحصیل سپروڈ ضلع سیالکوٹ میں یہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری محمد شریف صاحب حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔ آپ کے والد تقریباً چالیس سال جماعت احمدیہ ساہیوال اور ضلع ساہیوال کے امیر جماعت بھی رہے۔ ان کے دادا حضرت نواب محمد دین صاحب تھے جنہوں نے ربوہ کی زمین کے حصول کے لئے کافی خدمات سر انجام دیں۔ آپ چوہدری شاہ نواز صاحب اور مجیدہ شاہ نواز صاحبہ کے داماد تھے جن کو یہاں یو کے میں بھی بہت لوگ جانتے ہیں۔ آجکل حلقہ ڈیفنس کراچی کے نائب صدر تھے، دس سال سے نائب صدر تھے۔ مرکزی قضاء بورڈ ربوہ کے بھی ممبر رہے ہیں۔ اسی طرح فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ قضاء بورڈ میں بھی رہے۔ میں بھی قضاء میں کچھ عرصہ قاضی رہا ہوں تو اُس وقت یہ میرے ساتھ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے بڑے صاحب الرائے تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ بڑا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ ہمیشہ جلسہ پر یہاں آتے تھے۔ باوجود متمول ہونے کے سادہ مزاج اور ملنسار اور غریب پر در انسان تھے بلکہ ان کے بارے میں کسی نے مجھے ذاتی طور پر بتایا کہ بڑا عرصہ ہو گیا کہ ان کا اپنا ایک بنگالی ملازم تھا۔ اُس کو انہوں نے کہیں ذرا تھوڑا سا سخت کہہ دیا یا اونچی آواز میں بولے تو شام کو جب گھر آئے تو ان کی بیوی نے کہا کہ ہمارا بنگالی نوکر بڑا افسردہ تھا کہ صاحب نے مجھے ڈانٹا ہے۔ تو بیوی کو کہنے لگے کہ اوہ میں نے تو ایسی بات نہیں کی تھی لیکن پھر بھی میں ابھی اُس سے معافی مانگ لیتا ہوں۔ اتنی سادگی تھی ان میں۔ سندھ میں زمینوں پر غیر قوموں کا، ہندوؤں کا یہ بڑا خیال رکھتے تھے۔ ان کی وفات کا سن کے سب نے کہا ہے کہ ہم تدفین کے لئے ربوہ بھی جائیں گے۔ وہاں زمیندارہ میں لیبر عورتیں کام کرتی ہیں۔ دیہاتوں میں مریچوں کی یا کپاس وغیرہ کی چٹائی ہوتی ہے، تو ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ اُن کی مزدوری جو ہے وہ ان کے خاندانوں کو، مردوں کو نہ دیا کرو۔ کیونکہ وہ عورتوں کو نہیں دیتے، بلکہ عورتوں کے ہاتھ میں مزدوری دیا کرو۔ مینیجر نے مجھے لکھا کہ ان کو ہماری بڑی فکر تھی۔ سندھ کے حالات بھی ایسے تھے۔ اگر ہم کسی کام کے لئے گئے ہیں تو جب تک گھر نہ پہنچ جائیں، بار بار فکر سے فون کر کے پوچھتے رہتے تھے۔ ان کو اپنے عمل کا بڑا خیال تھا۔ نہایت عاجز اور نفیس انسان تھے۔ بیواؤں اور یتیموں کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ لیکن عزت نفس کا خیال بھی رکھتے تھے بڑی خاموشی سے امداد کیا کرتے تھے۔ اپنوں، غیروں ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک تھا۔ ان کی اہلیہ اور دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی، بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا نماز کے بعد انشاء اللہ یہ سارے جنازے ادا کئے جائیں گے۔

عزیزہ میڈیو پیٹنٹ کیلنگ اینڈ سٹور
رجمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
اس مارکیٹ نزد ریلوے کے بھانگ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

220ML	25ML	جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدرٹچر سے تیار کردہ بے ضرر و دوا اثر دویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت = 140 روپے / 500 روپے				
GHP-555/GH	GHP-444/GH	GHP-455/GH	GHP-450/GH	GHP-419/GH	GHP-406/GH	GHP-403/GH
مرادہ طاقت کیلئے لا جواب تھوڑوں ادویات مل کر استعمال کریں		(کولڈ ڈرائس) امیر جنسی ٹانگ گھبرائے گیس، ڈپریشن، غم کے بد اثرات اور ہائی بلوڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	پراسٹینٹ غدد کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی نکالیف کا شافی علاج	بدنشیمی، گیس، تیزابیت، طبلن، درد، معدہ، آنسوؤں کی سوزش کی موثر دوا	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	گردہ اور عصائی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی مفید دوا ہے۔

درخواست دعا

﴿﴾ مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد زسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم قریشی احمد ندیم بلڈ کینسر کا مریض ہے۔ پچھلے دنوں اس کی طبیعت خراب تھی اور انمول ہسپتال لاہور داخل رہا۔ پھر ٹھیک ہو کر گھر آ گیا اب اچانک پھر طبیعت خراب ہو گئی ہے اور اسے لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم عزیزم کو شفا کے کلمہ دعا جلد عطا فرمائے اور بیماری کا نام و نشان مٹا دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

﴿﴾ مکرم مسعود احمد خالد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری خوش دامن کرمہ سراج النساء صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر حسین صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور مورخہ 5 نومبر 2012ء کو وفات پا گئیں اسی روز دوپہر دو بجے قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ مکرم لیاقت احمد صاحب صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم لیاقت احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے نیک، جماعت سے محبت کرنے والی، ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی جماعت سے منسلک رہنے کی تلقین کرنے والی، مہمان نواز، ہمدرد اور ہر ایک سے پیار اور محبت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے پیمانگانگن میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے دو بچے جسمانی معذوری میں مبتلا ہیں۔ مرحومہ کا

خریداران افضل وی پی وصول فرمائیں

﴿﴾ دفتر روزنامہ افضل کی طرف سے خریداری افضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی ٹیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران افضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں جوہو خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد ڈرائیج دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ ٹیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتے میں درج کر کے اخبار افضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔ (مینجر روزنامہ افضل)

04236684032
03009491442
دلہن جیولریز
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلڈ پریشر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے گردے بھی اور دل بھی فیل ہو گیا اور وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کے والد مکرم مرزا شکر علی صاحب بھی نیک انسان تھے۔ ان کے والد صاحب نے خود احمدیت قبول کی تھی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کیلئے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

افضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینجر افضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں افضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خط نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ ”ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ اس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔“ حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ افضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکریٹری اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پینچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ افضل کی اشاعت میں اضافہ فرادیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین (خاکسار۔ مینجر روزنامہ افضل)

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات
9 بجے سے
دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون دیہون ہوائی کلوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel: 6211550 Fax 047-6212980
Mob: 0333-6700663
E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

البشیریز
اب اور بھی سائیکس ڈیزائننگ کے ساتھ
پیسے
پیرا پرائیویٹ
ریلوے روڈ جی نمبر 1 ربوہ
پیرا پرائیویٹ ایم بیٹر ایچ ایڈ سنز، ربوہ: 0300-4146148
فون شوروم چٹوٹی 047-6214510-049-4423173

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سیلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جزیٹرز استریاں، جو سربیلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکیز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 4- دسمبر
طلوع فجر 5:24
طلوع آفتاب 6:50
زوال آفتاب 11:58
غروب آفتاب 5:06

مردیوں میں جنوروں کے درد اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
نی ڈی / 300 روپے
گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

انتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
ایم بی اے ایوان (محمود ربوہ) کرنل ہاسٹل نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک گھنٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL: 047-6214000, Fax: 047-6215000
Mob: 0333-6524952
E-mail: imtiaztravels@hotmail.com

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے سچے ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہو میڈیو میڈیکل ڈسپنری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمن ربوہ: 0308-7966197

Education Concern Education Concern Education Concern

MBBS & Engineering
Southeast University
in China

Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).

- A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
- MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
- No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
- Excellent environment for female students.

Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

GERMAN
20% Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10